سیر الاولیاء

تصنیف

امیر خورد

ترجمہ

اعجاز الحق قدوسی

اردو سائنس بورڈ

سیر الاولیاء

تصنیف

سید محمد مبارک علوی کرمانی

المعروف بہ

امیر خورد

ترجمہ

اعجاز الحق قدوسی

اردو سائنس بورڈ

299 - اپر مال، لاہور

marfat.com

Marfat.com

سلسلہ مطبوعات نمبر 166

جملہ حقوق بحق اردو سائنس بورڈ لاہور

طبع چہارم : 1996ء

قیمت : -/130 روپے

ناشر : ظفر اقبال
ڈائریکٹر جنرل، اردو سائنس بورڈ
299- اپر مال، لاہور

مطبع : شیخ غلام علی اینڈ سنز پرنٹرز فیروز پور روڈ، لاہور

marfat.com
Marfat.com

نکتہ اوّل

شیخ الاسلام قطب الدین قدس اللہ سرہ العزیز کے مجاہدے کے بارے میں

حضرت سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی فرماتے تھے کہ حضرت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین بابا فرید گنج شکرؒ کے یاروں میں سے کسی نے پوچھا کہ حضرت قطب الحق والدین بختیار اوشی کیا چینی کے پیالے اور البار خانے رکھتے تھے ؟ فرمایا ، نہیں ۔ اُن کی زندگی نہایت تنگ دستی کی تھی ۔ ایک مسلمان پرچونی آپ کے پڑوس میں رہتا تھا ۔ حضرت خواجہ قطب الدین ہمیشہ اس سے اُدھار لیتے تھے اور اُنھوں نے اُس پرچونی سے فرما دیا تھا کہ جب تمھاری رقم تین سو درم ہو جائے تو پھر اس سے زیادہ اُدھار نہ دو ۔ جب کوئی نذر آپ کی خدمت میں پیش ہوتی تو اُس پرچونی کی رقم اُس سے ادا کرتے ۔ بعد میں خواجہ صاحب نے عہد کر لیا تھا کہ وہ قرض نہ لیں گے ۔ چنانچہ اس عہد کے بعد خدائے عزوجل کے فضل سے ہر روز ایک ٹکیا آپ کو اپنے مصلّٰی کے نیچے سے ملتی ، جو آپ کے گھر بھر کے لیے کافی ہو جاتی ۔ پرچونی کو خیال ہوا کہ شاید شیخ نے ناراض ہو کر قرض لینا چھوڑ دیا ہے ، چنانچہ اُس نے اپنی بیوی کو شیخ کے گھر بھجوایا ، تاکہ وہ شیخ کے گھر کے حالات معلوم کرے ۔ حضرت شیخ کی بیوی نے پرچونی کی بیوی کے پوچھنے پر بتلایا کہ [۲۹] ہر روز شیخ کے مصلّٰی کے نیچے سے ایک ٹکیا ملتی ہے ، جو سارے گھر کے لیے کافی ہو جاتی ہے ، لیکن شیخ کی بیوی کے یہ بیان کر دینے کے بعد وہ ٹکیا[1] شیخ کی جا نماز کے نیچے سے ملنا بند ہو گئی ۔ حضرت شیخ نے اپنی بیوی سے پوچھا کہ کیا تم نے ٹکیا کے ملنے کا واقعہ کسی سے بیان کیا ہے ؟ شیخ کی بیوی نے جواب دیا ، ہاں میں نے پرچونی کی بیوی سے یہ بات کہی تھی ۔

۱۔ صاحب "سیر الاولیاء" نے یہاں کاک کا لفظ استعمال کیا ہے ، جس کا ترجمہ ہم نے ٹکیا کیا ہے ۔ لغت میں کاک کے معنی ہیں ایک قسم کی روٹی جو روغنی ٹکیا کے مثل ہوتی ہے ، کاکی آپ اسی واقعہ کی بنا پر کہلاتے ہیں ۔

marfat.com

Marfat.com

سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی فرماتے تھے کہ حضرت شیخ معین الدین سنجری نے حضرت شیخ قطب الدین کو اجازت دی تھی کہ وہ پانسو درم کی حد تک قرض لے سکتے ہیں ، لیکن جب وہ کمال کی انتہا پر پہنچے تو اُنھوں نے یہ قرض لینا چھوڑ دیا ۔ قدس اللہ سرہ العزیز ۔

نکتۂ دوم

حضرت شیخ الاسلام قطب الدین بختیار قدس اللہ سرہ العزیز کی مشغولیتوں کے بارے میں

حضرت سلطان المشائخ فرماتے تھے کہ حضرت قطب الدین بختیار کی مشغولیت (ذکر الٰہی) کی جو علامت ظاہر ہوئی ، وہ یہ کہ آپ نے سونا چھوڑ دیا تھا ، چنانچہ آپ کبھی بھی بستر نہ بچھاتے تھے ۔ ابتدائی زمانے میں جب نیند زیادہ غالب آ جاتی تو کچھ دیر سو رہتے ، لیکن آخر عمر میں یہ نیند بھی بیداری سے بدل گئی تھی اور فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں ذرا سی دیر بھی سو لیتا ہوں تو تکلیف محسوس کرتا ہوں ۔ شغلِ حق کا ذوق اس حد تک پہنچ چکا تھا اور استغراق کی یہ کیفیت تھی کہ اگر کوئی آپ کی زیارت کے لیے آتا تو اس کو دیر تک انتظار کرنا پڑتا یہاں تک کہ ہوش میں آتے ، اُس وقت آنے والے سے گفتگو کرتے ، اُس کا حال پوچھتے ، اپنا حال کہتے ، پھر آنے والے سے معذرت کر کے اُسے رخصت کر دیتے اور ذکرِ حق میں مشغول ہو جاتے ۔

سلطان المشائخ فرماتے تھے کہ حضرت شیخ الاسلام قطب الدین کے ایک چھوٹا لڑکا تھا ، اُس کا انتقال ہو گیا ۔ لوگ اُس بچے کو دفن کر کے آپ کی خدمت میں واپس آئے تو شیخ کے کان میں بچے کی ماں کے رونے کی آواز پہنچی ۔ شیخ نے حضرت شیخ بدرالدین غزنوی سے پوچھا کہ یہ رونے کی آواز کیسی ہے ؟ شیخ بدرالدین غزنوی نے آپ کو بچے کی وفات کی خبر دی اور بتایا کہ بچے کی ماں اُس کے غم میں رو رہی ہیں ۔ یہ سن کر آپ افسوس کرتے رہے ۔ شیخ بدرالدین غزنوی نے پوچھا کہ یہ افسوس کیسا ؟

شیخ نے فرمایا ، مجھے اب یاد آتا ہے کہ میں نے کیوں اس بچے

marfat.com

Marfat.com

کی بقا کی التجا حق تعالیٰ سے نہیں کی ، اگر میں التجا کرتا تو ضرور اپنی مراد کو پا لیتا ۔

پھر سلطان المشائخ نے فرمایا ، دیکھو کہ آپ کو دوست کی یاد میں کس درجے کا استغراق تھا کہ اپنے بیٹے کی زندگی اور موت کی بھی خبر نہ تھی ۔

نکتۂ سوم

شیخ الاسلام قطب الدین نوراللہ مرقدہ کی عظمت و کرامات کے بارے میں

سلطان المشائخ فرماتے تھے کہ رئیس نامی ایک شخص نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ ایک قبّہ ہے اور لوگوں کا ایک ہجوم اُس قبّے کے گرد جمع ہے ۔ اُن میں سے ایک چھوٹے قد کا آدمی بار بار اس قبے کے اندر آتا جاتا ہے اور لوگوں کے سوالوں کا جواب لا کر انہیں بتاتا ہے ۔ رئیس نے پوچھا کہ اس قبّے میں کون ہے ؟ اور یہ چھوٹے سے قد کا آدمی کون ہے جو قبّے کے باہر [۵۰] آتا جاتا ہے ؟ لوگوں نے کہا کہ اس قبّے میں حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم تشریف فرما ہیں ، اور وہ مرد حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ہیں جو قبّے کے اندر آتے جاتے ہیں ۔ رئیس کہتا ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس گیا اور میں نے اُن سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سے عرض کیجیے کہ میری تمنا ہے کہ میں آپ کی زیارت سے مشرف ہوں ۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اندر گئے اور باہر آ کر فرمایا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ ابھی تجھ میں اس کی اہلیت نہیں کہ تو مجھے دیکھ سکے ، لیکن جا اور میرا سلام بختیار کاکی کو پہنچا اور اُن سے کہہ کہ ہر رات جو تحفہ تم مجھ کو بھیجتے ہو ، وہ پہنچتا ہے ، لیکن تین راتیں ایسی گزریں کہ وہ تحفہ نہیں پہنچا ، اس رکاوٹ کا باعث خدا کرے کہ خیر ہو ۔

رئیس کہتا ہے کہ جب میں بیدار ہوا تو میں فوراً شیخ قطب الدین نوراللہ مضجعہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے اُن سے عرض کیا کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے آپ کو سلام بھیجا ہے ۔ وہ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے پوچھا کہ اور پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے کیا

marfat.com

Marfat.com